عورت کی امامت کا مسئلہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

عورت نماز کی امامت کروا سکتی ہے، شریعت محمدیہ نے اس کی اجازت دی ہے۔ البتہ جماعت کرواتے وقت وہ صف کے آگے نہیں کھڑی ہوگی، بلکہ صف کے درمیان کھڑی ہوگی۔

① سیدہ ام ورقہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى الشَّهِيدَةِ، فَنَزُورَهَا، وَأَمَرَ أَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا، وَتُقَامَ، وَتَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا فِي الْفَرَائِضِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے، ''شہیدہ'' کی زیارت کو چلتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے اذان کا حکم دیتے، اقامت کہی جاتی اور وہ خواتین خانہ کو فرائض کی امامت کروایا کرتی تھیں۔''

(مسند الإمام أحمد : ٦/٤٠٥، سنن أبي داوٗد : ١/٨٧، ح : ٥٩٢، وسندہٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ (١٦٧٦) اور امام ابن الجارود رحمہ اللہ (٣٣٣) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

گھر والوں سے مراد گھر کی عورتیں ہیں، جیسا کہ امام ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ اور امام ابن المنذر رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے۔

② ریطہ حنفیہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں:

أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .

''ہمیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے صف کے درمیان کھڑے ہوکر فرض نماز کی امامت کرائی۔''

(سنن الدّارقطني : ١٥٠٧، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام : ٦٨٠/٢)

امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام اسحاق بن راہویہ اور حافظ ابنِ حزم وغیرہم رحمہم اللہ عورت کی امامت کے جواز کے قائل ہیں۔

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی حنفی (١٣٠٤ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَخْفٰى ضَعْفُهٗ، بَلْ ضَعْفُ جَمِيعِ مَا وَجَّهُوا بِهِ الْكَرَاهِيَةَ، كَمَا حَقَّقْنَاهُ فِي تُحْفَةِ النُّبَلَاءِ، أَلَّفْنَاهَا فِي مَسْئَلَةِ جَمَاعَةِ النِّسَاءِ، وَذَكَرْنَا هُنَاكَ أَنَّ الْحَقَّ عَدْمُ الْكَرَاهَةِ .

''جو لوگ کہتے ہیں کہ عورت صف کے درمیان کھڑی ہوکر ممنوع کا ارتکاب کرتی ہے، ان کا یہ بات کمزور ہے، بلکہ ان کی بیان کردہ تمام توجیہات ضعیف ہیں۔ جو عورت کی امامت کے مکروہ ہونے کے حوالے سے بیان کی جاتی ہیں، جیسا کہ ہم نے تحفۃ النبلاء میں اس کی تحقیق بیان کردی ہے۔ ہم نے یہ رسالہ عورتوں کی جماعت کے مسئلہ کے بارے میں لکھا ہے اور اس میں ذکر کیا ہے کہ عورت کی امامت مکروہ نہیں ہے، یہی بات حق ہے۔''

(عمدة الرّعاية في شرح الوقاية : ١٥٢/١)

الحاصل:

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے، کراہت کے قائلین کا قول درست نہیں۔